HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مولانا ادریس کاندھلوی کے نزدیک صفات متشابہات کی تعبیرات کا جائزہ

An Analysis of Interpretations of Similar Attributes according to Molana Idris Kandhalvi

☆ عائشہ سعید

ایم فل اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، پاکستان

☆☆ڈاکٹر نعیم قیصر

اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف سیالکوٹ، پاکستان

ABSTRACT

Whenever a conflict occurs in the present era, it adopts wrong arguments based on the ignorance of the interpretation of the verses of the Holy Qur'an. These same conflicts have happened in all ages and are still happening. In order to erase this kind of falsehood, Islamic Scholar in the field of interpretation -both of Quran and Hadith- took up the pen and wrote books to eradicate the dispute. There are two types of Quranic verses:

1: Entirely clear and precise in its meaning.

2: Unspecific and similar.

Scholars always follow the clear verses, while the seditionists invite people to go astray by telling the apparent meaning of the similar verses. One of those scholars there is a prominent name in Pakistan Molana Idris Kandhalvi whose interpretations regarding the similar verses haven't been researched yet, that is why the basic questions of this article are about the similar attributes, their types and the interpretations of those attributes according to Molana Idris Kandhalvi,I have adopted analytical method in this article by analyzing the interpretations of the mentioned scholar. This article may open the door of research on the other aspects of his scholarly services.

Keywords: Analysis, Similar attributes, Interpretations, Molana Idris Kandhalvi.

تعارف

عصر حاضر میں جب بھی فتنہ رونما ہوتا ہے تو وہ قرآن کریم کی آیات کی تفسیر میں اپنی لاعلمی کی بنیاد پر غلط دلائل کو اپناتا ہے۔ ہر زمانے میں یہ فتنے رونما ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ باطل کو مٹانے کے لیے مفسرین اور محدثین نے قلم اٹھایا اور اسکو روکا۔ اس لیے میں نے بھی اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کی ایک ادنی کوشش کی ہے۔ قرآن مجید ایسی کتاب ہے۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہر انسان دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے دو طرح کی آیات نازل فرمائی ہیں: 1۔ محکمات 2۔ متشابہات

اہل علم آیات محکمات پر عمل کرتے ہیں۔ جبکہ فتنہ پسند لوگ آیات متشابہات کا ظاہری معنی بتا کر لوگوں کو گمراہی کی دعوت دیتے ہیں۔ علماء متقدمین آیات متشابہات میں غور و فکر نہیں کرتے تھے لیکن متأخرین نے جب یہ دیکھا کہ فتنہ پسند لوگ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں مثلا "وجہ اللہ" سے اللہ کا چہرہ ثابت کرتے ہیں اور "ید اللہ" سے اللہ کا ہاتھ ثابت کرتے ہیں تو اس موقع پر علماء نے مسلمانوں کے لیے ان آیات کی تاویلات کیں اور یہ واضح کیا کہ ان آیات کا درست مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ چنانچہ عصر حاضر میں اس کی سخت ضرورت ہے کہ صحیح موقف کو

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

منظر عام پر لایا جائے اور عوام الناس کو مطلع کیا جائے تاکہ وہ محکم اور واضح احکامات پر عمل کریں۔ اسی لیے اس آرٹیکل میں جن بنیادی سوالات پر تحقیق کی گئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(1) صفات متشابہات سے کیا مراد ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

(2) مولانا ادریس کاندھلوی کے نزدیک صفات متشابہات کی کیا تعبیرات ہیں؟

سابقہ کام کا جائزہ

یہ ایسا موضوع ہے جس پر پاکستان کی مختلف یونیورسٹیز میں کام ہو چکا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

ا۔ صفات متشابہات کو مولانا محمد سفیان نے تالیف کیا جسے مکتبہ فاروقیہ کراچی (پاکستان) والوں نے نشر کیا۔ اس میں انھوں نے مختلف کتابوں کا مطالعہ کر کے صفات متشابہات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا۔ اور علماء متقدمین اور متاخرین کے نظریات کا تقابل کیا۔

۲۔ ڈاکٹر مفتی عبد الواحد نے صفات متشابہات تصنیف کی یہ جامعہ لاہور (پاکستان) کے مصنف ہیں اس کاوش کو مجلس اسلامیہ کراچی والوں نے نشر کیا۔ یہ خداداد کاوش ہے۔ جس میں ڈاکٹر نے صفات متشابہات کو تفصیلا بیان کیا۔ اور سلفی عقائد پر روشنی ڈالی۔

۳۔ صفات متشابہات کی بحث: مولانا شیخ سلیم اللہ خان نے یہ آرٹیکل 2017 میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد (پاکستان) میں مکمل کیا۔ اس میں مولانا نے صفات متشابہات کی بحث کی۔ جس کو بیانی تجزیہ کو علوم عصریہ کی روشنی میں پیش کیا اور ان کا انداز بیاں معلوماتی ہے۔

اس لیے میرا موضوع مولانا ادریس کاندھلوی کے نزدیک صفات متشابہات کی تعبیرات کا جائزہ ایسا موضوع ہے جو تحقیق کا طالب ہے کیونکہ کسی محقق نے مستقلا اس پر کوئی تحقیقی پیش نہیں کی۔

صفات متشابہات کا مفہوم

صفات متشابہات قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہیں ان کے متعلق صرف اتنا علم ہے کہ: صفت باری تعالیٰ کی نسبت اللہ کی طرف ہے۔ اسکا ظاہری اور حقیقی معنیٰ اللہ اور رسول کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں "ید" کا لفظ آیا ہے۔ علامہ ابن حجر العسقلانی[1] فرماتے ہیں کہ اس "ید" سے وہ ہاتھ مراد نہیں جس کا ہم تصور کرتے ہیں، بلکہ یہ ایک صفت باری تعالیٰ ہے۔

لغت کے اعتبار سے اسکا مصدر (ش۔ب۔ہ) ہے۔ جبکہ اصطلاح میں فقہاء نے یہ تعریف کی ہے: "مالا ینبئ ظاھرہ عن مرادہ" یعنی وہ کلام جس کا معنی ظاہری اس کے معنیٰ مراد کی خبر نہ دے۔[2]

[1] : ابن حجر (773-852 ھجری) آپ کبار علماء میں سے ایک تھے۔ آپ کی پیدائش اور وفات قاہرہ میں ہوئی۔ آپ عالم، فقیہ، مفسر قرآن، قاضی، محدث، مورخ اور شاعر تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۵۰ سے اوپر بتائی جاتی ہے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ، فتح الباری شرح صحیح البخاری اور بلوغ المرام وغیرہ

[2]: راغب اصفھانی، حسین بن محمد، المفردات فی الفاظ القرآن (الدار الشامیۃ۔ دار القلم، ۱۴۳۰ھ) ص: ۲۵۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

آیات متشابہات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں انسانی حواس سے متعلق حقیقتوں کو بیان کیا گیاہے۔یہ حقیقتیں چونکہ براہ راست انسان کے تجربے اور مشاہدے میں نہیں آتی ہیں، اور اس بناپر انسانی زبان میں انکے لیے ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جو انہی کے لیے وضع کیے گئے ہوں، اس لیے لامحالہ انکو بیان کرنے میں وہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جو انسان نے دراصل محسوس اشیاء کے لیے وضع کیے ہیں۔ مثلا اللہ کے لیے زندگی، بینائی، سماعت، وغیرہ الفاظ کا استعمال، یا اسکے لیے عرش، کرسی ثابت کرنا اور یہ کہنا کہ وہ آسمان میں ہے، یا یہ کہنا کہ وہ محبت کرتا ہے، یا غضب ناک ہوتا ہے۔ اسطرح کے الفاظ تقریب افہام کے لیے حقیقت کا کچھ تصور تو دے سکتے ہیں لیکن ان الفاظ سے پورا پورا تفصیلی اور حقیقی تصور حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔اس لیے قرآن نے انکی حقیقت جاننے سے منع کیا ہے۔[1]

صفات متشابھات کی انواع واقسام

امام راغب[2] نے متشابہات کی درجہ بندی کرتے ہوئے تین اقسام بیان کی ہیں۔

1۔ وہ متشابہات جنکی حقیقت سے واقفیت کا کوئی ذریعہ نہیں (اور انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا) مثلاً قیامت کا وقت اور دابۃ الارض کا خروج وغیرہ۔

2۔ وہ متشابہات جن سے انسان کی واقفیت ممکن ہے مثلاً غریب الفاظ اور احکام کی شرح وتفسیر وغیرہ۔

3۔ وہ متشابہات جو ان دونوں اقسام کے درمیان ہیں اور انکی حقیقت بعض علماء راسخین پر واضح اور دوسروں کے لیے مخفی ہو سکتی ہے۔ حضور کی ابن عباس کے متعلق یہ دعا ہے: "اللهم فقهه فی الدین وعلمه التأویل"[3] وقت قیامت کے بارے میں فرمانا: "ما المسؤول عنها بأعلم من السائل"[4]

امام مالک سے جب سوال کیا گیا تو انکا جواب یہ تھا۔ (الاستواء معلوم والكيف مجهول والإيمان به واجب والسؤال عنه بدعة) استواء معلوم ہے مگر اسکی کیفیت مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے مگر اسکے متعلق سوال و تحقیق بدعت ہے۔[5]

قرآن پاک میں جو صفات مذکور ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ ایک وہ جن کے معنٰی واضح ہیں، جیسے علم، قدرت، ارادہ، کلام وغیرہ ایسی صفات کو صفات محکمات اور واضحات کہتے ہیں۔

2۔ دوسری وہ جس کے معنٰی میں خفا اور ابہام ہے۔ جیسے وجہ (منہ)، ید (ہاتھ)، نفس، عین (آنکھ)، ساق (پنڈلی)، قدم (پاؤں)، عرش پر مستوی ہونا وغیرہ۔ ایسی صفات کو صفات متشابہات کہتے ہیں۔[6]

---

[1]: مودودی، ابوالاعلی۔ ترجمان القرآن (پاکستان: ستمبر ۱۹۳۲ء)۔

[2]: البخاری: مستدرک، حاکم، صحیح الاسناد، کتاب الایمان، رقم الحدیث، ۵۰۔

[3]: ایضا

[4]: محمد ارسلان: قرآن کریم کے چند مباحث (لاہور: پاکستان، قرآن لائبریری، جولائی ۲۰۱۴ء)۔

[5]: جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن (لاہور: مکتبۃ العلم، ۷ فروری ۲۰۱۵ء)۔

[6]: مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی، صفات باری تعالیٰ (لاہور: مکتبہ دار النعیم، جنوری ۲۰۱۶ء)۔

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

صفات متشابھات اور مولانا ادریس کا موقف

1- وَسِعَ كُرْسِيه السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ [1]

ترجمہ: اس کی کرسیء (سلطنت و قدرت) تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے۔

مولانا ادریس کا موقف

مولانا ادریس کاندھلوی آیت الکرسی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: اسکی ملکیت تمام کائنات کو محیط ہے، اسلیے اسکی کرسی جو عرش سے کم ہے، وہی تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے اور اپنے اندر سمائے ہوئے ہے۔ جسطرح چاہے زمین و آسمان میں تصرف کرتا ہے۔

میری رائے کے مطابق کرسی کی حقیقت و کیفیت سے ہم ناواقف ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ: اس کرسی کا سائز کیا ہے؟ (وہ چھوٹی ہے یا بڑی) اسکی تصویر کیسی ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں، جنکی کھوج نکالنے سے انسان کا ایمان تو کمزور پڑتا ہے، اور ساتھ ہی معاشرے میں فساد برپا ہو سکتا ہے۔

2-" قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسه"[2]

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ہدایت کی) نشانیاں آچکی ہیں پس جس نے (انہیں نگاہِ بصیرت سے) دیکھ لیا تو (یہ) اس کی اپنی ذات کے لئے (فائدہ مند) ہے۔

مولانا ادریس کا مؤقف

مولانا ادریس کا مؤقف یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اس آیت میں منکرین نبوت کے شبھات کا جواب دیتے ہوئے فرمارہے ہیں کہ: دیکھو: تمہارے پاس حق پہنچ گیا ہے۔ پس جو مانے گا وہ فائدے میں رہے گا اور جو نہیں مانے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

3-" الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى[3] "

ترجمہ: (وہ) نہایت رحمت والا (ہے) جو عرش (یعنی جملہ نظام ہائے کائنات کے اقتدار) پر (اپنی شان کے مطابق) متمکن ہو گیا۔

مولانا ادریس کا مؤقف

مولانا ادریس کاندھلوی نے اس آیت کو متشابہ قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایسی آیات اور احادیث جس میں استواء علی العرش استعمال ہوا ہے انکی تفسیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ استواء علی العرش کا لفظ قرآن میں ۷ جگہ آیا ہے۔ ۱۔ سورۃ اعراف میں ۲۔ سورۃ یونس میں ۔۳۔ سورۃ رعد میں۔ ۴۔ سورۃ طہ میں۔ ۵۔ سورۃ فرقان میں۔ ۶۔ سورۃ سجدہ میں۔ ۷۔ سورۃ حدید میں۔ تمام اہل اسلام کا اجتماعی عقیدہ یہ ہے کہ: اللہ کے لیے نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی مکان اور سمت و جہت ہے۔ اسکی ہستی سمت و جہت، مکان و زمان کے قیود و حدود سے پاک ہے، کیونکہ جب

---

[1]: سورۃ بقرۃ: ۲: ۲۵۵

[2]: سورۃ انعام: ۶: ۱۰۴

[3]: سورۃ طہ: ۲۰: ۵

مکان وزماں نہیں تھے وہ اسوقت بھی تھا اب ہیں تب بھی موجود ہے۔وہ زمین وآسمان، عرش وکرسی پیدا کرنے سے پہلے جس صفت وشان پر تھا آج بھی اسی صفت وشان پر ہے۔ معاذ اللہ عرش عظیم خدا کا حامل نہیں بلکہ خدا کی قدرت اور رحمت عرش کو اٹھائے ہوئے ہے۔وہ ذرہ برابر عرش وفرش کا محتاج نہیں بلکہ سب اسکے محتاج ہیں۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ **استواء علی العرش** سے عرش پر بیٹھنا اور **متمکن ومستقر** ہونا مراد نہیں بلکہ کائنات عالم کے تدبیر اور تصرف کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے۔

4-"کُلُّ شَیۡءٍ ھالِکٌ اِلّاَ وَجھه"[1]

ترجمہ:اس کی ذات کے سواہر چیز فانی ہے۔

مولانا ادریس کا مؤقف

مولانا ادریس فرماتے ہیں کہ:خدا کو خدا اسوجہ سے کہتے ہیں،اسکا وجود ذاتی ہے اسکے سوا جو چیز بھی موجود ہے اسکا وجود یَبۡقٰی وَجه رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ۔ علامہ سیوطی[2] فرماتے ہیں کہ: قیامت کے دن نفخ صور کے وقت ہر چیز پر فنا طاری ہو جائے گی مگر 8 چیزیں فنا اور ہلاکت سے مستثنیٰ ہونگی۔وہ آٹھ چیزیں درج ذیل ہیں۔

1۔عرش،2۔کرسی،3۔دوزخ،4۔بہشت،5۔ عجب الذیب (ریڑھ کی ہڈی،6۔ارواح،7۔لوح،8۔ قلم۔یہ چیزیں محض اللہ کی قدرت سے ہلاک ہونے سے بچ جائیں گی۔

5-یَدُ اللہ فَوۡقَ اَیۡدِیھِمۡ [3]

ترجمہ:ان کے ہاتھوں پر(آپ کے ہاتھ کی صورت میں)اللہ کا ہاتھ ہے۔

مولانا ادریس کا مؤقف

مولانا ادریس نے ایت کے جز کو پوری آیت سے ملایا ہے،وہ فرماتے ہیں کہ:جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے ہیں اور جسوقت وہ بیعت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ رسول خدا کے ہاتھ پر رکھتے ہیں تو اللہ کا ہاتھ اسکی شان کے مطابق ایمان لانے والے مسلمانوں کے ہاتھ پر ہوتا ہے۔

6- "وَیَبۡقٰی وَجه رَبِّکَ"[4]

ترجمہ:اور آپ کے رب ہی کی ذات باقی رہے گی۔

---

[1]:سورۃ قصص:۲۸:۸۸

[2]:علامہ سیوطی(۱۴۴۵ء-۱۵۰۵ء)۔آپ کا اصل نام عبد الرحمان تھا۔آپ مفسر، محدث، فقیہ،اور مورخ تھے۔آپ کی کثیر تصانیف ہیں،الاتقان فی علوم القرآن علماٗ میں بہت مقبول ہے۔آپ امام شافعی کے پیروکار تھے،اور فقہ میں بھی بہت کام کیا۔

[3]:سورۃ فتح:۴۸:۱۰

[4]:سورۃ رحمن:۵۵:۲۷

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

مولانا ادریس کا مؤقف

مولانا ادریس کاندھلوی فرماتے ہیں کہ: قیامت والے دن ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ خواہ جن وانس ہو یا حجر و شجر۔ صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی۔ جو عظمت والا ہے۔

7-"يَوۡمَ يُكۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ"[1]

ترجمہ: جس دن ساق (یعنی اَحوالِ قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا۔

مولانا ادریس کا مؤقف

یہ دن وہ ہو گا جب کہ کشف ساق فرمائے گا، اور اللہ خاص تجلی فرمائے گا۔ یہ صفت مشبہ ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ: وہ کیسی اور کب ہو گی۔

نتائج و خلاصہ بحث

اس آرٹیکل میں سے جو نتیجہ اخذ ہوا وہ درج ذیل ہے۔

1۔ مولانا ادریس کاندھلوی اور کے نزدیک جو جائزہ پیش کیا گیا ہے، اور اس میں جو مثالیں پیش کی گئی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں "وَسِعَ كُرۡسِيّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ، يخافون ربهم من فوقهم،الرحمن على العرش استوىٰ"

2۔ تشابھات کے ذریعے معلوم ہوا کہ انسان کا علم محدود ہے جبکہ کائنات کا علم وسیع ہے۔

3:۔ صفات تشابھات کے بارے میں کافی ابھام پائے جاتے ہیں۔

4۔۔ تشابھات پر غور و فکر کرنے کی بجائے انکا علم اللہ کے سپرد کریں تاکہ فتنہ و فساد نہ پھیلے۔

5۔ تشابھات کا مفہوم عربی زبان کے دقیق فھم کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

6۔ صفات تشابھات پر ایمان لا کر انکی حقیقت کا علم اللہ کے سپرد کیا جائے۔

7۔ پختہ ایمان کا مقصد ہے کہ تشابھات کی بجائے محکم آیات کی پیروی کی جائے۔

تجاویز و سفارشات

۱۔ مولانا ادریس کاندھلوی کے نزدیک مذکور صفات اسلیے کہ دیگر محققین مولانا مودودی کے نزدیک صفات تشابھات کا جائزہ پیش کریں۔ تشابھات کی تعبیرات کا جائزہ تھا۔

۲۔ دیگر محققین تفسیر بیضاوی میں مذکور صفات تشابھات کو بیان کریں۔

۳۔ تفسیر ابن کثیر میں مذکور صفات کا تجزیاتی مطالعہ کریں۔

۴۔ دیگر محققین قرآن کریم میں مذکور صفات تشابھات کو عربی گرائمر کی روشنی میں بیان کریں۔

---

[1] ؛سورۃ قلم:۶۸:۴۲

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

۵۔صفات متشابہات کا اطلاق کس حد تک مماثل ہے، اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

کتابیات

* راغب اصفہانی، حسین بن محمد، **المفردات فی الفاظ القرآن** (الدار الشامیۃ۔ دار القلم، ۱۴۳۰ھ)
* مودودی، ابوالاعلی۔ **ترجمان القرآن** (پاکستان: ستمبر ۱۹۳۲ء)۔
* محمد ارسلان: **قرآن کریم کے چند مباحث** (لاہور: پاکستان، قرآن لائبریری، جولائی ۲۰۱۴ء)۔
* جلال الدین سیوطی، **الاتقان فی علوم القرآن** (لاہور: مکتبۃ العلم، ۷ فروری ۲۰۱۵ء)۔
* مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی، **صفات باری تعالٰی** (لاہور: مکتبہ دار النعیم، جنوری ۲۰۱۶ء)۔